کلام نبوی ؐ کی صحبت میں

خرم مراد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
یہ دل جو ہیں، انھیں اسی طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگتا ہے۔
عرض کیا گیا: یارسول اللہ ؐ پھر دلوں کی صفائی کا نسخہ کیا ہے؟
آپ ؐ نے فرمایا: کثرت سے موت کو یاد کرنا، اور قرآن کی تلاوت کرنا (البیھقی بحوالہ مشکوۃ)۔

دلوں کو زنگ کیسے لگتا ہے؟ گناہوں سے، اور دنیا کو مقصود بنا کر کام کرنے سے، دینی کام ہوں یا دنیوی اور بخیلی سے، ظلم و زیادتی سے، دوسروں کے حق مارنے سے (معتد اثیم)۔
موت کو یاد کرنے سے، دنیا کی تمام لذتیں بے حقیقت ہو جاتی ہیں، وہ مقصود بننے کے لائق نہیں رہ جاتیں۔
قرآن کی تلاوت اللہ سے ہم کلام کرتی ہے، اور دل و نگاہ کو زندگی بعد موت پر جمانے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔
ایک روایت کے مطابق، آدمی کو صحیح رکھنے کے لیے یہی دو مرشد کافی ہیں: ایک بولنے والا مرشد، یعنی قرآن۔ اور دوسرا خاموش مرشد، یعنی موت۔ ہر وقت یہ خیال لگا رہے کہ اللہ سے ملاقات کرنا ہے، اور قرآن پڑھتے وقت اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں--- یہ دو چیزیں صحیح راستے پر رکھنے کے لیے کافی ہیں۔

○

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مومن جب گناہ کرتا ہے، تو اس کے دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ اور استغفار کر لیتا ہے، تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ گناہ پر گناہ کیے چلا جاتا ہے، تو سیاہ داغ پھیلتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے: کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، بحوالہ مشکوٰۃ)۔

گناہ سے کسی انسان کو مفر نہیں ہے۔ حضور ؐ نے فرمایا ہے ''تم سب گناہ کرتے ہو'' اور ''تمام بنی آدم خطا کار ہیں''۔ گناہ ' درحقیقت دل کی کمائی ہے 'اس لیے اس کا داغ سیدھا دل پر ہی پڑتا ہے۔

گناہ کرنے کی ترغیب دینے میں کامیابی کے بعد ' شیطان فوراً دوسرا جال بچھاتا ہے ' وہ اللہ کی مغفرت سے ' یا اپنے سے ' مایوسی کا وسوسہ ڈالتا ہے۔ ''اتنا بڑا گناہ کر کے میں کس لائق رہا 'کس منہ سے اللہ سے معافی مانگوں۔ پھر آدمی نیکیاں بھی ترک کرنے لگتا ہے ' اور گناہوں کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ پھر دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہ سیاہی بندہ اور رب کے درمیان ایک دیوار بن جاتی ہے۔

اپنے گناہوں کے وبال سے بچنے والے وہ ہیں جو گناہ کے بعد فوراً اللہ کی طرف لپکتے ہیں 'اس کے دامن رحمت سے چمٹ جاتے ہیں ' ندامت کے پانی سے دل کو دھوتے ہیں ' اور اسے صاف شفاف کر دیتے ہیں۔

○

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے رب 'میں نے اسے دن بھر کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا۔ پس اس کے حق میں میری سفارش قبول کر لے۔

اور ' قرآن کہے گا: اے رب 'میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا۔ پس اس کے حق میں میری سفارش قبول کر لے۔

چنانچہ (روزہ اور قرآن) دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی (البیہقی ، بحوالہ مشکوٰۃ)۔

اصل شفاعت کرنے والے اپنے نیک اعمال ہیں۔

اعمال میں ' وہ اعمال جن کی خاطر آدمی دنیا کی جائز لذتیں بھی ترک کر دے۔ یا ' دنیا کا محبوب مال ' اللہ کی محبت میں ' اس کے بندوں کی خاطر خرچ کرے۔

رمضان کا مہینہ ' آخرت میں اللہ کے پاس سفارش کا انتظام کرنے کا بہترین وقت ہے۔ اس مہینے میں روزہ اور تلاوت قرآن اسی نیت سے کرنا چاہییں۔

○

حضرت معاذ بن جبل ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان پاک و صاف [باوضو] ہو اور خدا کو یاد کرتے ہوئے سو جائے ' پھر رات کو اٹھ کر خدا سے خیر اور بھلائی مانگے ' تو اللہ تعالیٰ اسے خیر اور بھلائی ضرور عطا فرماتا ہے (احمد ، بحوالہ مشکوٰۃ)۔

○

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں:

جب رمضان کا آخری عشرہ آتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تہمد مضبوط باندھتے (گویا کمر کس لیتے)' خود راتوں کو جاگتے' اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے (بخاری، مسلم)-

ہر رات میں خیر و برکت کے خزانے برستے ہیں' لوگ پاؤں پھیلائے سوتے رہتے ہیں- مگر رمضان کی راتوں کا کیا کہنا! ان ہی میں وہ رات بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے-

قرآن کی تلاوت سے دل کو چمکانے کے لیے' اور قیامت کے دن اپنی شفاعت کا سامان کرنے کے لیے رمضان سے زیادہ قیمتی وقت کوئی نہیں-

پتا نہیں اگلا رمضان آئے گا یا نہیں' یہ ضائع نہ جائے: یہی سوچ درکار ہے-

○

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں اور ان کو مال دینے میں سب سے بڑھ کر سخی تھے- مگر رمضان میں تو آپ ؐ کی سخاوت کی کوئی حد نہ رہتی تھی- رمضان میں ہر رات جبرئیل علیہ السلام آپ ؐ سے ملاقات کرتے اور نبی کریم ؐ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے- جب جبرئیل آپ ؐ سے ملاقات کرتے تو پھر تو آپ ؐ کی سخاوت اور فیاضی بارش برسانے والی ہوا سے بھی بڑھ جاتی (بخاری، مسلم)-

نماز کے ساتھ انفاق کا' یعنی اللہ کے بندوں کے اوپر فیاضی سے خرچ کرنے کا' لازم و ملزوم کا تعلق قرآن کی بے شمار آیات میں بیان کیا گیا ہے- خصوصاً قیام لیل کے ساتھ (آل عمران، الانفال، ذاریات)
-

رمضان' روزے کے ساتھ ساتھ' قیام لیل اور تلاوت قرآن کا موسم ہے- لازم ہے کہ اس ماہ بھی خدمت خلق کی عبادت اور فیاضی و سخاوت کی بارش ہو' جیسا نبی کریم ؐ کا عمل تھا-

○

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعمال کے دفتر تین قسم کے ہیں:

ایک دفتر وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا- اس میں وہ اعمال ہیں جن میں اللہ کے ساتھ شرک کیا گیا ہے- اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ "بے شک اللہ اس کی مغفرت نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے"-

دوسرا دفتر وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ چھوڑے گا نہیں- اس میں لوگوں کے آپس کے مظالم درج ہوں گے- (جن کا حساب کتاب ہو گا)- یہاں تک کہ وہ مظلوموں کو ظالموں سے بدلہ دلا دے-

تیسرا دفتر وہ ہے جس کی اللہ کو پروا نہیں- اس میں وہ ظلم اور گناہ ہوں گے جو بندوں اور خدا کے درمیان ہوں گے، اور یہ اللہ کی مرضی پر ہے، چاہے اس پر عذاب دے اور چاہے تو درگذر فرمائے (البیھقی، بحوالہ مشکوۃ)-

سب سے بڑھ کر فکر دو قسم کے گناہوں سے بچنے کی ہونا چاہیے- ایک، اللہ کے ساتھ شرک، جو ظلم عظیم ہے- دوسرے، کسی انسان کی جان، مال اور عزت پر دست درازی-

بندوں پر ظلم کی مکافات سے نجات کی کوئی صورت نہیں، یہاں تک کہ قیامت کے دن انھیں بدلہ نہ دے دیا جائے- اور بدلہ دینے کے لیے ایک ہی کرنسی چلے گی، وہ ہیں اپنے نیک اعمال- اسی لیے کہا گیا ہے کہ چاہیے کہ یہیں معاف کرالو، کوئی بدلہ دینا ہو تو یہیں ادا کر دو-

سب سے زیادہ کثرت سے وہ گناہ ہوتے ہیں جو زبان سے سرزد ہوتے ہیں- "زبان کی فصل کے علاوہ اور کیا چیز لوگوں کو منہ کے بل جہنم میں گرائے گی"- جیسا حضورؐ نے فرمایا-

○

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کہاں ہیں جو میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے؟ آج، جب میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں، میں انھیں اپنے سائے کے نیچے جگہ دوں گا (بخاری)-

اللہ کے لیے محبت ایک ایسی نعمت ہے جس کی چھاؤں دنیا میں بھی لذت و نشاط اور تقویت و اطمینان کا باعث ہے، آخرت میں بھی وہ خدا کے سائے کے نیچے پہنچا دے گی- جس دن خدا کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا جہاں پناہ اور امان ملے-

مسند احمد اور ترمذی کی روایات کے مطابق اللہ کی خاطر محبت کرنے والے وہ ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ مجلسیں جماتے ہیں، ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، ایک دوسرے سے ملاقات کے لیے آتے جاتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ ناگواریوں کے باوجود، صبر کے ساتھ تعلق جوڑ کر رکھتے ہیں، ایک دوسرے کے خیرخواہ ہوتے ہیں--- ان کو بشارت ہے کہ ان کے لیے اللہ کی محبت یقینی ہے، ان کے لیے نور کے ایسے منبر ہیں کہ نبی، صدیق اور شہدا بھی ان پر رشک کریں (اخذ و ترتیب: خرم مراد)-